



اعتکاف کی مدنی بہاریں

تین شرابی بھائی

(اور دیگر 5 مدنی بہاریں)



- انوکھا مہربان 14
- علم کا انمول خزانہ 16
- والدین کا اطاعت گزار بن گیا 25

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرودِ پاک کی فضیلت

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف **''نیکی کی دعوت''** میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ **مدینۂ منوّرہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دعا پر امین (یعنی ''ایسا ہی ہو'') کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرود بھیجتے ہیں حتی کہ وہ مُنتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہوجاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ **مغفرت** کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔ (جمع الجوامع للسیوطی، ۳/ ۱۲۵، حدیث: ۷۷۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) تین شرابی بھائی

تحصیل علی پور (ضلع مظفر گڑھ، پنجاب) کے مقیم اسلامی بھائی کا مکتوب

الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: کم سنی ہی میں میرے سر سے والد صاحب کا سایۂ عاطفت اُٹھ گیا تھا۔ والد صاحب کے دنیا سے کوچ فرمانے کے بعد میرے دو چھوٹے بھائی صحبتِ بد کا شکار ہوگئے، جس کی نحوست سے ان کے اخلاق و کردار بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ ان کی شرارتوں سے نہ صرف والدہ پریشانی سے دوچار رہتیں تھیں بلکہ دیگر لوگ بھی ان کی حرکات وسکنات کی وجہ سے بیزار تھے۔ والدہ محترمہ انہیں اچھا انسان بنانے اور برائی سے روکنے کے لیے سمجھاتیں، برائی سے نفرت اور اچھے افعال کے ذریعے دنیا وآخرت میں کامیابی پانے کا جذبہ دلاتیں مگر ان پر والدہ کی سودمند نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوتا اور یہ افعالِ بد سے رُک کر ان کا دل خوش کرنے کے بجائے اپنی روِش پر قائم رہتے۔ **"گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"** کے مصداق میں بھی اپنا دامن ان کانٹوں سے نہ بچا سکا اور بدقسمتی سے ان کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے لگا حتی کہ میں بھی ان کے ساتھ دنیا کی موج مستیوں میں مبتلا ہوگیا اور پھر رفتہ رفتہ گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا گیا۔ پہلے ہی دو چھوٹے بھائی والدہ کے لیے دردِ سر بنے ہوئے تھے مزید میں نے بھی ان کے غم و پریشانی میں اضافہ کر دیا۔ افسوس! والدہ کے قلبِ شفیق کو ٹھنڈا کر کے جنت کا حقدار بننے کے بجائے ہم تینوں بھائی ان کی پریشانی میں اضافہ کر کے نارِ جہنم کے خریدار ہوتے جا رہے تھے۔ ہمیں نہ تو اس بات کی فکر تھی کہ ہمارے کرتوتوں کی وجہ سے لوگ والد مرحوم کو برا بھلا کہیں گے اور نہ ہی معاشرے میں اپنی

بدنامی اور رُسوائی کا کوئی خیال تھا۔ الغرض صبح ہوتے ہی ہم تینوں بھائیوں کی شرانگیزیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا جو رات گئے تک جاری رہتا، لوگ ہماری بری عادتوں سے اس قدر بیزار تھے کہ اپنی اولاد کو ہمارے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے دینا تو کُجا ہمارے سائے سے بھی دور رہنے کی تاکید کرتے، مگر ہم محلے کے لڑکوں سے دوستیاں گانٹھ لیتے اور انہیں بھی اپنا ساتھی بنا لیتے۔ بالآخر ہم تینوں بھائیوں نے علاقے کے 40 لڑکوں پر مشتمل ایک خطرناک گینگ تیار کرلیا۔ علاقے میں ہماری کارِستانیاں دیکھتے ہوئے ایک بااثر شخص نے ہماری پُشت پناہی کرنا شروع کردی اب تو ہمارے مزید پَر نکل آئے، سرِ عام ڈاکے ڈالتے، چوریاں کرتے، لوگوں کی اَملاک کو نقصان پہنچاتے، مار پیٹ کے ذریعے لوگوں پر اپنا رُعب و دَبدبہ جماتے اور کمزور افراد کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بناتے، مگر کسی کو ہمارے سامنے بولنے کی ہمت نہ ہوتی، کوئی زبان کھولتا تو اس کی شامت آجاتی، انہی جرائم کی پاداش میں کئی بار جیل کی صعوبتوں کا شکار ہوا مگر بااثر افراد سے تعلقات کام آجاتے اور جلد ہی رہائی مل جاتی۔ جیل سے باہر آنے کے بعد مزید جرائم بڑھ جاتے، گناہوں کی آگ تھی جو بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی جس نے گھر والوں اور اہلِ علاقہ کا سکون جلا کر خاکستر کر دیا تھا۔ دن بدن میرے جرائم میں اضافہ ہوتا گیا حتی کہ میرا اشمار اشتہاری مجرموں میں ہونے لگا، پہلے تو سرِ عام دندناتا پھرتا اور لوگوں کو خوف زدہ کرتا تھا مگر اب پولیس اور لوگوں کی نگاہوں سے چھپ چھپ کر رہتا۔ اسی

طرح زندگی کے گیارہ سال بیت گئے مگر افسوس! میرے کالے کرتوتوں کا طوفان نہ تھا اپنے عبرت ناک انجام کو بھلائے دنیاوی موج مستیوں میں ایسا گم تھا کہ ہر وقت گناہوں بھرے افکار دل ودماغ پر چھائے رہتے، آئے دن وڈیو سینٹر سے وی سی آر کرائے پر منگواتا اور اپنے دوستوں اور دونوں چھوٹے بھائیوں کے ساتھ مل کر حیا سوز مناظر سے بھرپور فلمیں دیکھ کر اپنا نامۂ اعمال گناہوں سے سیاہ کرتا مزید جب ہم پر نفس وشیطان کا غلبہ ہوتا تو خوب شراب کے جام اپنے پیٹ میں انڈیلتے اور شرم وحیا کی تمام حدیں توڑ کر مَعَاذَاللّٰہ بدکاری کے مرتکب ہوتے۔ ہمیں یہ احساس تک نہ تھا کہ یہ لذّتیں عارضی اور فانی ہیں اور جلد ختم ہو جانے والی ہیں مگر ان کا وبال نامۂ اعمال میں باقی رہتا ہے جو قبر وحشر میں عذابِ الٰہی کا سبب بن سکتا ہے جسے ہم برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ الغرض انہی موج مستیوں میں شب وروز کٹ رہے تھے جو ہمیں قبر کے پُرہول گڑھے کی طرف دھکیل رہے تھے مگر ہم تینوں بھائی غفلت کی آغوش میں گہری نیند سو رہے تھے۔ گھر والے غفلت سے بیدار کرنے کی کوششیں کر کے جب تھک چکے تو والدہ نے میری شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا کہ ہوسکتا ہے ذمہ داری کا بار پڑنے سے اس کی شرانگیزیاں ختم ہو جائیں، یہ راہِ راست پر آجائے اور اس کے سُدھرنے سے چھوٹے بھائی بھی سُدھر جائیں چنانچہ جلد ہی میری شادی کردی گئی مگر ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا، میری عاداتِ بد میں

کوئی فرق نہ آیا اور شب و روز وہی گناہوں بھرا سلسلہ جاری رہا۔

بدقسمتی سے اسی دوران میں عشقِ مجازی کا شکار ہو گیا اور یہ اس حد تک بڑھ گیا کہ میں اس لڑکی کے خیالوں میں گم رہنے لگا، اسے پانے کی کوشش میں لگ گیا، چونکہ میری پہلی بیوی میری راہ میں رکاوٹ تھی لہٰذا میں نے اسے گھر سے نکال دیا، میرے اس فعلِ بد پر بے چاری والدہ دل مسوس کر رہ گئیں اور اشکباری کے سوا کچھ نہ کر سکیں۔ میں اس قدر بے حس ہو چکا تھا کہ مجھے والدہ کی پُرنم آنکھوں کا کوئی خیال نہ آیا، مجھ پر تو بس عشقِ مجازی کا بھوت سوار تھا چنانچہ میں نے جلد ہی اس لڑکی سے شادی رچالی، اپنی پسند کو پا کر میں بے حد خوش تھا مگر میرے اس عمل سے کتنے دل رنجیدہ ہوئے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ بالخصوص میری والدہ کے دل پر کیا گزری مجھے اس کا بالکل بھی احساس نہ تھا۔ بظاہر زندگی کے شب و روز بڑے سہانے گزر رہے تھے مگر والدہ کو رُلا کر یہ خوشیاں زیادہ دن قائم نہ رہ سکیں، جلد ہی اس محبت کا خُمار میرے سر سے اتر گیا اور میں ایک اور لڑکی کی محبت میں مبتلا ہو گیا۔

اب اس کے خیالوں میں گم رہنے لگا، اُسے پانے اور اس کے ساتھ شادی رچانے کے سُہانے سپنے دیکھنے لگا۔ کئی بار ان کے ہاں رشتہ بھیجا مگر چونکہ اس کے گھر والے میری عاداتِ بد سے بخوبی واقف تھے اس لئے ہر بار مجھے منہ کی کھانا پڑی۔ اسی بات نے میری زندگی میں بھونچال برپا کر دیا، رَنج واَلم کے

سبب میرے دن کا چین اور راتوں کا سُکون برباد ہو گیا۔محبت میں ناکامی کے صدمے نے مجھے اس نتیجے پر پہنچایا کہ میں نے اپنا یہ ذہن بنالیا کہ یا تو اُسے ختم کردوں گا یا خود کو موت کے گھاٹ اتارلوں گا۔ بالآخر میں نے خودکُشی کرنے کا ذہن بنا لیا اسی دوران رحمت و مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ رمضان المبارک تشریف لے آیا، جس میں شیطان قید کر دیا گیا، ہر طرف نیکیوں کی بہار کا ظہور ہونے لگا، ہر ایک مسلمان کا ''**جوشِ ایمانی**'' قابلِ دید تھا، سحر و افطار کے روح پرور مناظر تھے، مجھ پر بھی کرم ہو گیا اور اس ماہِ مغفرت میں مجھے دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کی رفاقت نصیب ہوگئی سب کچھ یوں بنا،

ہمارے علاقے میں ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی رہا کرتے تھے جو نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار تھے، یہ بارہا مجھ پر انفرادی کوشش کر چکے تھے مگر میں ایسا انسان تھا کہ ان کی ایک نہ سنتا اور ان کی محبت بھری دعوت کو قبول کر کے اپنی آخرت سنوارنے کے بجائے اپنی موج مستی میں مگن رہتا، حسبِ عادت ایک بار انہوں نے پیار بھرے انداز میں دعوت اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرنے کا اصرار کیا نجانے کیوں اس بار میں نے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی نیّت کر لی۔

یوں ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کی پیار بھری انفرادی کوشش کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی سنّتوں سے مَعْمور فضاؤں

میں پہنچ گیا اور خوش نصیب مُعْتَکِفِین کی فہرست میں اپنا نام لکھوا دیا، زندگی میں پہلی بار سنّتوں کی بہار دیکھ کر میرا دل ''جوشِ ایمانی'' سے سرشار ہو گیا اور مجھے مدنی ماحول سے پیار ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں دل جمعی سے علمی حلقوں میں شرکت کرتا اور علم کے انمول موتیوں سے اپنی خالی جھولی بھرتا۔ اجتماعی اعتکاف کی برکت سے میں نے نماز، روزہ اور غسل وغیرہ کے ضروری احکام سیکھنے کے ساتھ ساتھ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اور میٹھی میٹھی سنّتیں بھی سیکھنے کی سعادت حاصل کی۔ واقعی یہاں آ کر پتا چلا کہ ایک حقیقی مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے؟ ہمیں اللّٰہ تعالٰی نے کس مقصد کے تحت اس دنیائے فانی میں مختصر وقت کے لیے بھیجا ہے؟ ہر ایک انسان نے آخرت میں اپنی زندگی کے تمام معاملات کا حساب دینا ہے۔ حُبِّ خدا اور عشقِ مصطفٰے پر مبنی بیانات سننے اور عاشقانِ رسول کے پیارے پیارے اخلاق و کردار دیکھنے اور علمِ دین سے روشناس ہونے کی برکت سے میرا اعتکاف میں دِل لگنے لگا۔ دورانِ اعتکاف خیر خواہ اسلامی بھائی کو جب میرے خودکشی کرنے کے ارادے کا پتہ چلا تو وہ میرے پاس تشریف لائے اور بڑے حکمت بھرے انداز میں مجھے خودکُشی کے حرام ہونے، اس کے سبب غضبِ خداوندی کا شکار ہونے اور جہنم میں جا پڑنے کی ہلاکت خیزیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ ان کی باتوں سے مُتَاَثِّر ہو کر میں نے خودکُشی کا اِرادہ تو ترک کر دیا لیکن عشقِ مَجازی کا بھوت میرے

سر پر جُوں کا تُوں سوار رہا۔ان دس دنوں میں نے خوب رمضان المبارک کی برکتیں پائیں مگر اعتکاف کے بعد جب گھر لوٹا تو نفس وشیطان پھر حملہ آور ہوئے اور مجھے دوبارہ برے دوستوں کی منڈلیوں میں پہنچا دیا، یوں فکرِ آخرت کی وہ شمع جو اجتماعی اعتکاف کی برکت سے میرے تاریک دل میں روشن ہوئی تھی بجھ گئی اور پھر میری زندگی کے قیمتی ایام گناہوں کی نذر ہونے لگے۔

جب گھر والوں کو پتا چلا کہ میں کسی اور لڑکی کے خواب دیکھ رہا ہوں تو ہمارا گھر میدانِ جنگ بن گیا، آئے دن لڑائی جھگڑے ہونے لگے، بات بات پر ہنگامہ کھڑا ہونے لگا، ان گھریلو ناچاقیوں سے تنگ آ کر میں نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور جلد ہی مرکز الاولیاء لاہور جا پہنچا۔وہاں کئی دن تک طلبِ مَعاش کے لئے مارا مارا پھرتا رہا لیکن تلاشِ بسیار کے باوجود کوئی مُناسب روزگار نہ مل سکا۔زندگی کے لیل ونہار اسی کشمکش میں گزرتے رہے یہاں تک کہ ایک بار پھر رمضان المبارک کا رحمتوں والا مہینہ تشریف لے آیا۔مناسب روزگار نہ ملنے کا ملال، اپنوں سے دوری کا خیال اور گناہ پر گناہ کیے جانے کے سبب آزمائش میں مبتلا ہونے کا وبال مجھے سخت پریشان کیے ہوئے تھا۔میں حالات کا مقابلہ کرتے کرتے تنگ آ چکا تھا اور اس بے چینی سے نجات کا خواہشمند تھا۔اس دوران مجھے گزشتہ سال کیا جانے والا اعتکاف اور اس کی پرسکون وپُر بہار فضاؤں کا خیال آیا چنانچہ میں نے دوبارہ مدنی ماحول میں

اعتکاف کرنے کا فیصلہ کیا اور معلومات حاصل کرنے کے بعد ملتان روڈ پر سوڈیوال کواٹر کی جامع مسجد محمدی میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہوگیا۔ میرے حالات سے آگاہ ہوکر وہاں کے ذِمہ دار اسلامی بھائیوں نے مجھ سے اخراجات کا مطالبہ نہ کیا جس سے مجھے ڈھارس ملی اور مدَنی ماحول کی اُلفت دِل میں گھر کرگئی۔ سنّتوں کے عامل اسلامی بھائیوں کے قرب میں علمِ دین کے انمول موتیوں سے اپنا خالی دامن بھرنے کی سعادت حاصل کی، ساتھ ہی ڈھیروں نیکیاں کمانے کا موقع بھی مُیَسَّر آیا۔ دورانِ اعتکاف اصلاحی بیانات سننے اور قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن ملنے کی بدولت میرے دل میں ایک بار پھر ہدایت کی شمع فروزاں ہوگئی، فکرِ آخرت اُجاگر کرنے والے بیانات سن کر دل و دماغ پر چھایا بداعمالیوں کا خُمار دور ہوگیا، سابقہ گناہوں بھری زندگی پر ندامت کا احساس ہوا چنانچہ میں نے خوب رو رو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگی، سنّتوں بھری زندگی اختیار کرنے کا تہیّہ کیا، رحمتِ الٰہی شاملِ حال رہی اور میں مدنی ماحول کی برکت سے سنّت کی شاہراہ پر گامزن ہوگیا۔ میرے دل سے گناہوں کا تَعَفُّن کافور ہوگیا اور میں نیکی کی دعوت دینے کے جذبے سے سرشار ہوگیا۔

جب چاند رات آئی اور مُعْتَکِفِین اسلامی بھائیوں کو اُن کے عزیز و اقارِب لینے آئے تو وہ اپنے ہمراہ پھولوں کے ہار بھی لائے اور اپنے پیاروں کے

گلے میں ڈالنے لگے یہ پیارا پیارا منظر دیکھ کر میرا دِل بھر آیا اور سوچنے لگا کہ کاش اس وقت میرا بھی کوئی اپنا ہوتا اور مجھے بھی پھولوں کے ہار پہناتا۔ میں ابھی اِنہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک اسلامی بھائی اپنے ہاتھوں میں پھولوں کا ہار اُٹھائے میری طرف بڑھے اور میرے گلے میں ہار ڈال کر اور مجھے گلے لگا کر مبارک باد پیش کرنے لگے، جس سے میرا مرجھایا ہوا دِل خوشی سے کھل اٹھا۔ اسلامی بھائی کا پیار دیکھ کر میں بہت خوش ہوا اور میرا غم جاتا رہا، دعوتِ اسلامی والوں کے اخلاق و پیار کو دیکھ کر میں مدَنی ماحول پر رشک کرنے لگا کہ اس پاکیزہ مدنی ماحول میں کتنے پیارے انداز میں اسلامی بھائیوں کی اخلاقی تربیت ہو رہی ہے۔

جب سب لوگ اپنے گھروں کو جا چکے تو میں مسجد میں تنہا رہ گیا اب مجھے گھر والوں کی یاد ستانے لگی، ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے جب میں نے فون کیا تو یہ دِل سوز خبر مجھے سننے کو ملی کہ میرے دونوں بھائیوں کو پولیس گرفتار کر کے لے گئی ہے اور وہ حوالات میں بند ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا اور اپنے بھائیوں کی رہائی کے لئے دعائیں کرنے لگا۔ پھر عید کی صبح اپنے بھائیوں کی رہائی خاطر عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ دورانِ مدَنی قافلہ میں نے اپنے بھائیوں کے سُدھرنے اور ان کی رہائی کی خوب دعائیں کیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدَنی قافلے میں مانگی جانے والی دعاؤں کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ جلد ہی مجھے دونوں بھائیوں کی رِہائی کی خوشخبری مل گئی۔ اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف میں شرکت اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے خَلاصی پا کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد جب میں اپنے شہر پہنچا تو اشتہاری مجرم کے بدنما داغ سے اپنا دامن صاف کرنے کے لیے خود ہی جا کر پولیس کو اپنی گرفتاری دے دی، پولیس اہلکار بھی حیران ہوئے کہ جسکی ہمیں کئی سالوں سے تلاش تھی، آج کس طرح خود چل کر آ گیا ہے۔ لہٰذا قانونی کاروائی کرتے ہوئے پولیس نے مجھے حوالات میں بند کر دیا۔ میں قلبی طور پر مُطْمَئِن تھا کہ نجات کی کوئی نہ کوئی راہ ضرور بن جائے گی، چونکہ اجتماعی اعتکاف کے فیضان سے مجھ پر مدَنی ماحول کا رنگ چڑھ چکا تھا، اچھی سوچ وفکر بن چکی تھی لہٰذا قید و بند میں رہ کر بھی میں صلوٰۃ وسنّت پر عمل پیرا رہا، ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا، میرے اس رویّے کو دیکھ کر پولیس والے بھی حیران ہوئے۔ ایک مدّت تک اپنے جرموں کی پاداش میں جیل کی چار دیواری میں قید رہا اور پھر بالآخر بارگاہِ الٰہی میں کی جانے والی دعاؤں کی برکت سے مجھے مستقل رِہائی کا پروانہ مل گیا اور میں تمام مقدمات سے بری ہو کر اپنے گھر آ گیا۔ چہرے پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی نشانی داڑھی شریف تو پہلے ہی

سجا چکا تھا، اب اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجا لیا۔ میری زندگی میں برپا ہونے والا مدنی انقلاب لوگوں کے لیے باعثِ حیرت تھا۔ ایک وہ دور تھا کہ کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا بات بات پر آگ بگولا ہو جاتا تھا اور آج نظریں جھکائے لوگوں کو سلام کرتے ہوئے جب گلی بازار سے گزرتا ہوں تو لوگ دعوتِ اسلامی کا فیضان سر کی آنکھوں سے دیکھ کر خوش ہو جاتے، اپنی اصلاح کے بعد میں نے اپنے دونوں بھائیوں پر انفرادی کوشش کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلسل انفرادی کوشش کی بدولت بالآخر میرے بھائیوں نے بھی چوری، ڈکیتی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لی اور رزقِ حلال کمانے اور دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے والے بن گئے۔ مدَنی ماحول نے میرا زندگی گزارنے کا انداز یکسر بدل دیا، میرے علاقے والے جو میری دَہشت سے مغلوب ہو کر مجھ سے ڈرتے تھے، مجھے دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیا کرتے تھے اور میری شر انگیزیوں سے تنگ آ چکے تھے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میری بہت عزّت کرتے ہیں۔ مجھے ہر ماہ مدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ تادمِ تحریر ذیلی مُشاوَرت کے ذِمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں میں مصروفِ عمل ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدَنی ماحول میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعی اعتکاف کی کیسی برکات ہیں کہ بڑے سے بڑے جرم کا عادی

بھی اس میں شرکت کرنے کے سبب نہ صرف اپنے گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے بلکہ دوسروں کی اصلاح کا سامان بھی بن جاتا ہے۔ گزشتہ مدَنی بہار میں تین بھائیوں کا ذکر ہے جو کہ شراب نوشی کا شکار تھے لیکن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے انہیں شراب نوشی سے چھٹکارا دلا کر مُعاشرے کے اچھے افراد کی فہرست میں لا کھڑا کیا۔ یاد رکھیے! شراب اُمُّ الخبائث ہے جس کا پینا بلاشبہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے نقصانات لاتعداد ہیں۔ شراب پینے والا اپنی عقل کھو بیٹھتا ہے، اور اُسے کسی چیز کی تمیز نہیں رہتی، بیگانے دور کی بات اسے اپنوں کا بھی احساس نہیں رہتا، شرابی نہ صرف اپنے اخلاق برباد کرتا ہے بلکہ وہ اپنے قرب و جوار کے لوگوں کی اذیت کا باعث بھی بنتا ہے۔ پھر بدنِ انسانی پر مُرتّب ہونے والے اس کے مُضِر اثرات علیحدہ ہیں۔ اس کی اخلاقی برائیوں، معاشی و معاشرتی خرابیوں اور طبّی بیماریوں کے علاوہ جو سب سے بڑا نقصان ہے وہ غضبِ خداوندی اور عذابِ اُخروی کا شکار ہونا ہے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''**برائیوں کی ماں**'' کے صفحہ نمبر 72 پر روایت منقول ہے: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عزّت کی قسم یاد کرکے ارشاد فرمایا کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اس کے بدلے اُسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ اُسے عذاب دیا گیا ہو یا بخش دیا گیا ہو

اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب نہ پئے گا میں اُسے جنّت کی (پاکیزہ) شراب پلاؤں گا۔(مسند احمد، حدیث ابی امامة الباھلی، ۲۸٦/۸، حدیث: ۲۲۲۸۱ ملتقطًا)

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 62 پر فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منقول ہے: بدکار جب بدکاری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور **شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ بھی مومن نہیں ہوتا**۔(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی الخ، ص٤٨، حدیث:٥٧) مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) انوکھا مہربان

سرائے عالمگیر (ضلع گجرات، پنجاب) کے شعبۂ صحت سے وابستہ اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح ہے: 2005ء کی بات ہے کہ ماہِ رمضان کی مبارک ساعتیں تھیں اور میں اپنے کلینک پر بیٹھا کام میں مشغول تھا۔ دریں اثنا کلینک میں ایک اسلامی بھائی داخل ہوئے جن کے سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا، سفید لباس زیبِ تن تھا اور چہرے پر عبادت کا نور تھا، میرے قریب آکر انتہائی دلنشین انداز میں سلام کیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بڑے ہی احسن انداز میں کہا: دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعی اعتکاف ہوتا ہے، جس میں بے شمار عاشقانِ رسول شرکت کرتے اور علم وعمل کے انمول موتیوں سے اپنا دامن بھرتے ہیں۔

آپ بھی عاشقانِ رسول کے قرب کی برکتیں پانے اور اپنے دل کے گلدستے میں علمِ دین کے مدنی پھول سجانے کی نیت فرمالیں۔ وہاں حسد، چغلی، فحش کلامی، غیبت، بدنگاہی، بداخلاقی، دل آزاری، شراب نوشی، ڈاکہ زنی وغیرہ جیسے بڑے بڑے گناہوں کے شکار مریضوں کا علاج ہوتا ہے، ان کی بات کاٹتے ہوئے میں نے کہا: بھائی میں فارغ نہیں ہوں، اگر میں اعتکاف میں بیٹھ گیا تو میرے کلینک کا کیا ہوگا؟ اس طرح تو میرا کام متأثر ہوگا۔ لیکن قربان جایئے! ان اسلامی بھائی کے نیکی کی دعوت کے جذبہ پر کہ مایوس ہونا تو گویا انہوں نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ میرے انکار کے باوجود ناامید نہ ہوئے اور مجھ پر انفرادی کوشش کرتے رہے، مجھے سمجھاتے رہے آخر کار مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مجھے آمادہ کرلیا اور سلام کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔ پھر جب رمضان المبارک کی 19 تاریخ آئی تو وہ اسلامی بھائی میرے پاس دوبارہ تشریف لائے اور مجھے اپنے ہمراہ فیضانِ مدینہ لے گئے اور اعتکاف کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کی فہرست میں میرا نام لکھوا دیا۔ اس طرح میں بھی اجتماعی اعتکاف کی برکتیں لوٹنے میں مصروف ہوگیا۔ اعتکاف کے دوران اِصلاح سے بھرپور بیانات سنے تو سنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہوا، افطار کے وقت پڑھی جانے والی دِل سوز مناجات سنتا تو اپنی بداعمالیوں کے بارے میں سوچ کر پانی پانی ہوجاتا، نیز تربیتی حلقوں میں مُعلِّم اسلامی بھائی بڑے ہی میٹھے انداز میں سنّتوں پر عمل کرنے کا درس دیتے جسے سن کر دل میں سنّتوں کی قدر و منزلت پیدا ہو

گئی، عمل کا ذہن بنا مزید دورانِ اعتکاف رِقّت انگیز دعاؤں نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا، دورانِ دعا بے ساختہ اپنی بداعمالیوں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی مہربانیوں کو یاد کر کے آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں تڑپنے والے اسلامی بھائیوں کی اشکباری کے ایمان افروز مناظر دیکھ کر مجھ پر بے ساختہ رقت طاری ہو جاتی۔

"احترامِ مسلم" کے جذبے سے سرشار اسلامی بھائیوں کے اخلاق و کردار سے میں اس قدر متأثر ہوا کہ میں نے سنّتوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں کیے جانے والے اعتکاف کی بدولت میں نے جلد ہی مدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف اپنے چہرے پر سجالی اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ اتباعِ شریعت کو حرزِ جاں بنا لیا اور مکمل طور پر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حلقہ مشاورت کے ذمہ دار کی حیثیت سے مدَنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہوں۔

داڑھی رکھنے کی سنّت کا جذبہ ملے مدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3 علم کا انمول خزانہ

گجرات سٹی (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کی 30 روزہ سنّتوں

بھرے اجتماعی اعتکاف کی مدَنی بہار الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے:
دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول میں آنے سے قبل میں معاشرے میں پائی جانے والی مختلف برائیوں میں مبتلا تھا۔ فلموں، ڈِراموں، گانے باجوں کا انتہائی شوقین تھا۔ دنیا کی محبت میں سرتا پاڈوبا ہوا تھا۔ مجھے اس بات کا احساس تک نہ تھا کہ اگر اتنے گناہوں کا وبال سر پر لیے مرگیا تو میرا اندھیری قبر میں کیا بنے گا؟ اگر کل بروزِ قیامت حرام دیکھنے کے سبب آنکھوں میں آگ بھردی گئی تو کس طرح برداشت کر پاؤں گا؟ الغرض غفلت میں زیست کٹ رہی تھی۔ وہ تو دعوتِ اسلامی والوں کا بھلا ہو جنہوں نے میری اصلاح کی کوششیں کیں، وگرنہ گناہوں کا طوفان مجھے تباہ و برباد کردیتا۔ میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ ہمارے علاقے میں ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی رہتے تھے، جب بھی میری ان سے ملاقات ہوتی تو بڑے ہی پیار سے سلام کرتے اور موقع غنیمت جانتے ہوئے مجھے مدنی ماحول کی بہاریں سناتے اور دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کا مدنی ذہن دیتے ساتھ ہی علمِ دین کے مدنی پھول چننے کے لیے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کرتے، مگر میں تھا کہ ان کی نیکی کی دعوت سنی ان سنی کردیتا اور حیلے بہانے بنا کران سے جان چھڑالیتا مگر قربان جایئے ان کے جذبے پر کہ یہ مایوس نہ ہوتے اور نہ ہی دعوت دینا ترک فرماتے بلکہ جب بھی موقع ملتا میرے پاس

آتے ، حسبِ عادت پیارے انداز میں سلام کرتے اور دورانِ گفتگو مجھے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب ضرور دیتے۔

ایک مرتبہ رمضان المبارک کی آمد پر مذکورہ اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لائے اور سلام کرنے کے بعد کہنے لگے: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت 30روزہ اجتماعی اعتکاف ہوتا ہے۔ نیکیوں بھرا رمضان گزارنے کے لئے ایک بڑی تعداد اجتماعی اعتکاف کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ آپ بھی موقع سے فائدہ اُٹھایئے اور ان خوش نصیبوں کی صف میں شامل ہو جایئے۔ نجانے کیوں اس بار میں انکار نہ کر سکا اور اعتکاف کرنے کی ہامی بھر لی، اس پر مبلغِ دعوتِ اسلامی خوش ہوئے اور مجھے دعا دیتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ ماہِ صیام کی آمد میں ابھی کچھ ہی دن باقی تھے کہ میں اپنی کچھ مصروفیات میں ایسا مشغول ہو گیا کہ میں نے اعتکاف میں بیٹھنے کا ارادہ ترک کر دیا، جب مبلغِ دعوتِ اسلامی کو پتا چلا تو میرے پاس تشریف لے آئے اور دلنشین انداز میں مجھے سمجھایا، ان کی مؤثر انفرادی کوشش کی برکت سے میں نے دوبارہ اعتکاف کا ارادہ کر لیا، پھر جب رمضان المبارک کی نور والی ساعتیں قریب آئیں تو گھر والوں سے اجازت لے کر میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنّتوں بھرے ملفوظات سے فیض یاب ہونے کے لیے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ اعتکاف علمی حلقوں میں وہ شرعی مسائل سیکھنے کو ملے جن سے میں پہلے ناواقف تھا، مزید

اسلامی بھائیوں کی صحبت نے اپنا رنگ دکھایا اور میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور مدنی رنگ میں رنگ گیا، چہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف باندھ لیا اور بدن پر سنّت کے مطابق سفید مدنی لباس زیبِ تن کر لیا۔ اعتکاف مکمل ہونے کے بعد جب میں گھر واپس لوٹا تو جس نے مجھے مدنی رنگ میں رنگا دیکھا دنگ رہ گیا اور مدنی ماحول کے فیضان کا ظہور اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھ کر اَش اَش کر اُٹھا۔

مدنی ماحول کی برکت سے علم و علماء کے فضائل سنے تو درسِ نظامی کرنے کا مدنی ذہن بن گیا چنانچہ جلد ہی دعوتِ اسلامی کے ایک جامعہ میں داخلہ لیا جہاں علمِ دین سیکھنے کے ساتھ ساتھ عمل کا جذبہ بھی بڑھنے لگا۔ تادمِ تحریر جامعۃ المدینہ (جہلم) میں درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انفرادی کوشش کو نیکی کی دعوت میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آج اسی کی برکت سے ہزاروں نوجوان دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں علمِ دین سے روشن و منور ہو رہے ہیں، سینکڑوں سندِ فراغت پا کر سنّتوں کی خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 27 سورۃ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے: وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ، ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اسی فرمان پر عمل کرتے ہوئے لوگوں پر انفرادی کوشش کرتے ہیں اور انہیں صوم وصلوٰۃ کا پابند بننے اور سنّتوں پر عمل کرنے کا مدنی ذہن دیتے ہیں۔ جس کی برکت سے سنّتوں کا پیغام عام ہورہا ہے، مسجدیں آباد ہورہی ہیں، غفلت کی تاریکیاں دور ہورہی ہیں، بے عمل نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہورہے ہیں اور لوگوں میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار ہورہا ہے جیسا کہ مذکورہ مدنی بہار میں آپ نے دیکھا کہ مبلغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے کس طرح دنیا کی محبت میں گم نوجوان نہ صرف سنّتوں کا عامل بن گیا بلکہ اس کے دل ودماغ پر علمِ دین حاصل کرنے کی ایسی مدنی دُھن سوار ہوئی کہ دعوت اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے کر علمِ دین سے روشن ہونے لگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اچھی صحبت نے اچھا بنا دیا

مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی کی تحریر کردہ مدَنی بہار کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول ملنے سے قبل میری عملی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ اسلامی احکام کی بجا آوری، گناہوں سے کنارہ کشی اور قبر وآخرت کی تیاری کرنے کی کوئی فکر نہیں تھی، بدقسمتی سے میں بھی آج کل کے نوجوانوں کی طرح نفسانی

خواہشات کی تکمیل کے لیے مارا مارا پھرتا تھا۔ حیا سوز فلمیں دیکھنے کے لیے ہوٹلوں کا رخ کرنا میرا محبوب مشغلہ بن چکا تھا۔ افسوس! پیسے دے کر گناہوں سے اپنا نامۂ اعمال گھنٹوں آلودہ کرتا، آئے دن بے حیائی سے پُر فلمیں دیکھ دیکھ کر میری سوچ وفکر کی پاکیزگی دم توڑ رہی تھی مگر مجھے اس کا بالکل بھی احساس نہ تھا۔ مزید گانے سننا، برے دوستوں کی صحبت میں بیٹھنا میری زندگی کا حصہ بن چکا تھا۔ وہ تو دعوتِ اسلامی والوں کی مجھ پر نظرِ شفقت پڑ گئی جو فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو بے لوث سمجھاتے اور انہیں سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں جس کی برکت سے ایک بڑی تعداد راہِ سنّت پر گامزن نظر آتی ہے۔ مجھ پر بھی کرم ہو گیا ہوا کچھ یوں کہ ایک دن میں حسبِ عادت نفسِ اَمّارہ کو خوش کرنے کے لیے ہوٹل کی طرف رواں دواں تھا کہ راستے میں ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہو گئی جن کا چہرہ کھلا کھلا تھا، سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج سجا تھا اور بدن سفید مدنی لباس سے آراستہ تھا میرے قریب آکر بڑے ہی احسن انداز میں انہوں نے مجھے سلام کیا، دورانِ گفتگو میرا مدنی ذہن بناتے ہوئے کہنے لگے: دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے لیے 30 روزہ اجتماعی اعتکاف ہو رہا ہے جہاں حقیقی معنوں میں روزوں کا کیف و سرور ملتا ہے اور علمِ دین کا انمول خزانہ نصیب ہوتا ہے، نجانے ان کی باتوں میں ایسی کیا تاثیر تھی کہ میں نے اعتکاف کی برکتیں لوٹنے کا ارادہ کر لیا اور گناہوں کے دلدل سے نکل کر جلد ہی مقررہ مسجد کی

پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں ایک نیا ہی جہاں آباد تھا، عاشقانِ رسول کثیر تعداد میں موجود تھے، میں نے بھی اجتماعی اعتکاف میں اپنا نام لکھوا دیا، معتکفین کے جَدْول کے مطابق میں سنّتوں بھرے بیانات، پرسوز مُناجات اور رِقَّت انگیز دعاؤں کے روحانی سلسلوں سے فیض یاب ہونے لگا، جس کی برکت سے آہستہ آہستہ میری سوچ وفکر کا محور بدلنے لگا، آنکھوں پر بندھی غفلت کی پٹیاں کھلنے لگیں اور میں چندروزہ عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے نہ صرف مقصدِ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کے جذبے سے سرشار ہوگیا بلکہ سابقہ گناہوں سے توبہ کرکے سنّتوں بھری زندگی اپنانے اور اپنے اخلاق وکردار کو بہتر بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ نیکوکار، سنّتوں کے آئینہ دار اسلامی بھائیوں کی صحبت سنّتوں کا عامل بناتی ہے جبکہ بے نمازیوں، شرابیوں، جواریوں، فلموں، ڈراموں کے شائقین کی صحبت آدمی کو گناہوں میں مبتلا کردیتی ہے اور اس کے اخلاق وکردار کو تباہ وبرباد کردیتی ہے۔ یادرکھیے! صحبتِ بد انسان کے لیے انتہائی ہلاکت خیز ہے چنانچہ

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہیے وہ کسے دوست بنارہا ہے۔(ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، ٤ /٣٤١، حدیث:٤٨٣٣)

لہٰذا ہمیں نمازی اور اچھے اخلاق و کردار کے خوگر اسلامی بھائیوں کو اپنی دوستی کے لیے منتخب کرنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی پاکیزہ صحبت کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ معاشرے کے بے شمار افراد اسی پاکیزہ صحبت کی برکت سے گناہوں سے تائب ہو کر نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ علمی ذوق کیسے نصیب ہوا؟

کلفٹن باب المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے پہلے میں درجہ رابعہ کا طالب علم تھا اور ایک مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ میری خوش نصیبی کہ جس مسجد میں امامت کرتا تھا وہاں ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعی اعتکاف کی ترکیب بنی، عاشقانِ رسول میرے پاس آئے اور عاجزانہ انداز میں اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی جس سے میں بڑا متاثر ہوا یوں میں معتکف ہو گیا۔ دورانِ اعتکاف جدول کے مطابق پرسوز بیانات، مناجاتِ افطار اور رقت انگیز دعاؤں کے ایمان افروز مناظر دیکھ کر دل شاد ہو گیا، نعت شریف سن کر عاشقانِ رسول کے جھومنے، یادِ مدینہ اور یادِ شاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تڑپنے کے روح پرور مناظر نے میرے دل میں عشقِ رسول کی شمع کو فروزاں کر

دیا۔مزید عاشقوں کے امام، امامِ اہلسنّت،مُجدِّدِ دین وملّت ، پروانۂ شمعِ رسالت، عاشقِ ماہِ نُبُوَّت مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی معرفت میں اضافہ ہوا، دعوتِ اسلامی والوں کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے پناہ عقیدت ومحبت کا اندازہ اس بات سے ہوا کہ جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو پیارے پیارے القابات سے انہیں یاد کرتے اوران کا مبارک تذکرہ سن کرخوشی سے جھوم اُٹھتے ۔ یوں میرے دل میں عاشقِ ماہِ رسالت کی عظمت جا گزیں ہو گئی۔ اجتماعی اعتکاف میں لگنے والے علمی حلقوں میں شرکت کی تو سنّتیں ، دعائیں،نماز، روزہ،طہارت،نمازِ جنازہ اور دیگر اہم مسائل کی دہرائی کی سعادت مل گئی۔واقعی اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی برکت سے علمِ دین سیکھنے کے جذبے کوچار چاندلگ گئے۔مزید حقیقی معنوں میں اسی اجتماعی اعتکاف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے علمی وتحقیقی شاہکار''فتاویٰ رضویہ'' کی پہچان نصیب ہوئی اور مطالعہ کا جذبہ ملا۔الغرض عاشقانِ رسول کا اخلاق وکردار دیکھ کر مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہوگیااور میں نے سنّتِ رسول سے آراستہ وپیراستہ ہونے اور باعمل عالمِ دین بن کرنیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے جذبے کےتحت جامعۃ المدینہ میں داخلہ لینے کا فیصلہ کرلیا۔اعتکاف کے بعد جامعۃ المدینہ میں داخلہ لےکرعلم وعمل کی نعمت سے مالامال ہونے لگا۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول کی برکت سے میرا علمی ذوق بڑھنے لگا۔سبز سبز عمامہ شریف اور مدنی حلیہ

میری زندگی کا حصہ بن گیا اور نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دل میں موجزن ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر سندِ فراغت پا کر سنّتیں عام کرنے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ والدین کا اطاعت گزار بن گیا

لالہ موسیٰ (تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات، پنجاب) کے رہائشی اسلامی بھائی مدَنی ماحول میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی برکات کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدَنی ماحول ملنے سے قبل میرے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ نماز جیسی عظیم عبادت میں کوتاہی برتنا اور فضول کاموں میں مگن رہنا میری عاداتِ بد میں شامل تھا۔ افسوس! والدین کی نافرمانی کرنا اور مَعَاذَاللّٰہ ان کی دِل آزاری کرنا بھی میرے معمولات میں داخل تھا۔ مزید یہ کہ برے دوستوں کی صحبتِ بد میں گرفتار تھا جس کی وجہ سے میرے اخلاق و کردار دن بدن خراب ہوتے جا رہے تھے۔ میری زندگی میں آیا ہوا گناہوں کا طوفان کچھ اس طرح تھما کہ ۱۴۲۸ھ بمطابق 2007ء کی بات ہے کہ رمضان المبارک اپنے دامن میں رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کو لئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہوا، جس سے بندگانِ خدا کے ویران چمنستانوں میں صوم وصلوٰۃ کی بہاریں آ گئیں۔ دن روزوں سے تو راتیں تراویح کی نمازوں سے شاد آباد ہو گئیں۔ یوں تو ماہِ مُقدَّس کی ہر گھڑی

ایمان کوتازگی بخش رہی تھی مگر جب عشرۂ اعتکاف تشریف لایا تو مساجد کی رونقیں مزید بڑھ گئیں، مسجدوں میں اعتکاف کی بہاریں آ گئیں۔ ملک بھر میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں ہزاروں مسلمان شریک ہوئے۔ اگرچہ میں اعتکاف میں نہیں بیٹھا مگر میری خوش قسمتی کہ مجھے مدَنی ماحول میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی ایک سنّتوں بھری نِشَسْت میں شرکت کی سعادت نصیب ہوگئی۔ سنّتوں بھرے اجتماعی اعتکاف کا بڑا ہی روح پرور سماں تھا، ہر طرف سنّتوں کی بہاریں تھی۔ اس پُرفِتَن دور میں کثیر تعداد میں نوجوانوں کو اجتماعی اعتکاف میں بیٹھا دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہوگیا، واقعی یہ ولیٔ کامل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان ہے جنہوں نے نوجوانوں کو صوم وصلوٰۃ کا پابند بنادیا ہے۔ ابھی میں یہاں کی پُرکیف فضاؤں سے محظوظ ہو رہا تھا کہ اسی دوران مبلغِ دعوتِ اسلامی کا پرسوز بیان شروع ہوگیا، حاضرین ہمہ تن گوش ہوکر بیان سننے لگے، میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہوگیا اور علمِ دین کے مدنی پھولوں سے اپنے دل کے گلدستے کو سجانے لگا، بیان بڑا ہی پُراثر تھا، جوں جوں بیان سنتا گیا میری کیفیت بدلتی گئی، دل پر چڑھا گناہوں کا زنگ دور ہونے لگا۔ مجھے اپنی بے باکیوں پر شِدَّت سے ندامت ہونے لگی، میں نے گھر جاکر والدین سے معافی مانگنے کا ارادہ کرلیا، جب میں اجتماعی اعتکاف کی سنّتوں بھری نشست سے فارغ ہوکر گھر لوٹا تو والدین کی خدمت میں دست بستہ حاضر ہوگیا اور عاجزانہ معافی کی

درخواست پیش کی، سب گھر والے میرے اس رویّے کو دیکھ کر حیرانی میں ڈوب گئے کہ اچانک اسے کیا ہوگیا ہے؟ اور یہ انقلاب کیسے برپا ہوگیا ہے؟ والدین کے ادب واحترام کا درس کہاں سے ملا ہے؟ کس نے اس نافرمان کو مطیع وفرماں بردار بنادیا ہے؟ ان تمام سوالوں کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ حقیقت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان ہے جو مجھے اجتماعی اعتکاف کی ایک نشست میں شرکت کرنے کی برکت سے ملا ہے۔ والدین تو ہوتے ہی شفیق ہیں بھلا وہ کب اپنی اولاد سے ناراض ہوتے ہیں، میری التجا پر والدین کے چہرے خوشی سے کھل اُٹھے انہوں نے بخوشی مجھے معاف کردیا، ان کی معافی کی صورت میں مجھے ایک عجب قلبی سکون کا احساس ہوا گویا ایک بوجھ تھا جو میرے دل ودماغ سے اتر گیا اور میں اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا، اس کے بعد میں نے والدین کی اطاعت وخدمت کو اپنا شیوہ بنالیا، اب کوئی حکم دیتے تو فوراً بجالاتا، انتہائی ادب سے ان سے بات کرتا اور ان کی دعاؤں کا حقدار بنتا۔

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کیا ملا اخلاق وکردار سنورنے کے ساتھ ساتھ عبادت کا سلیقہ مل گیا، مدنی ماحول سے پہلے نمازوں کے خشوع وخضوع سے نابلد تھا، سجدوں کی حلاوت سے محروم تھا، حتی کہ نماز پڑھنے کا درست طریقہ بھی نہیں آتا تھا مگر عاشقانِ رسول کا قرب کیا ملا نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھ لیا اور نمازوں کی قدر ومنزلت دل میں جاگزیں ہوگئی، علاقے میں عزت سے دیکھا جانے لگا، ہر ایک

ادب سے پیش آنے لگا، حتیٰ کہ اگر کبھی مسجد کے امام صاحب تشریف نہ لاتے تو لوگ نماز پڑھانے کے لیے مجھے ہی آگے کرتے، یہ سب دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے جس کی برکت سے نہ صرف نماز درست پڑھنے کا طریقہ آ گیا بلکہ نماز پڑھانے کے قابل بھی بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ والدین اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ ایسی انمول نعمت ہیں جس کا کوئی نِعمُ البَدَل نہیں ہوسکتا۔ ہمیں والدین کا ادب واحترام کرنا چاہیے تاکہ دنیا و آخرت میں ہمارا بیڑا پار ہو، دنیا میں سکون اور قبر و حشر میں بھی کامیابی نصیب ہو۔ اس پُرفِتَن دور میں اولاد کی اچھی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے والدین کا مقام و مرتبہ گرتا چلا جارہا ہے۔ آج والدین کا تقدُّس پامال کرکے اولاد نارِ جہنم کی حقدار بن رہی ہے، ایسے حالات میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھ کر اُمّتِ مُسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے سنّتوں بھرے بیانات میں مقامِ والدین اولاد کے دلوں میں اُجاگر فرمایا، انہیں ادب کے طریقے بتائے اور والدین کی نافرمانی و بے ادبی کے عذابات سے ڈرایا، جس کی برکت سے بہت سے نافرمان والدین کے

مطیع وفرماں بردار بن گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تمنا ہے کہ لوگ والدین کی بے ادبی کے عظیم گناہ سے اپنے دامن کو آلودہ نہ کریں تاکہ وہ عذابِ الٰہی کے حقدار بننے سے بچ جائیں۔ یاد رکھیے! اگر والدین ناراض ہو گئے تو دنیا و آخرت میں سخت محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے: ماں باپ کو ستانے والا، اور دَیُّوث (یعنی جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے) اور مردوں کی نقّالی کرنے والی عورت۔

(المستدرک، کتاب الایمان، باب ثلاثة لایدخلون الجنة، ۲۵۲/۱، حدیث: ۲۵۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول میں جہاں سنّتیں اپنانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن دیا جاتا ہے وہیں ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے والدین کی خدمت کرنے اور انہیں عمر بھر راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ امیرِ اَہلسنّت مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ بمطابق 17 جولائی 2014ء

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے

یہ حقیقت ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے،انسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اورعقائد سے ضرور متأثر ہوتا ہے۔حدیثِ پاک میں نیک آدمی کی مثال مشک والے کی طرح بیان کی گئی ہے کہ اگر اس سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی ہم نشینی خوشبو میں مہکنے کا سبب بنتی ہے جبکہ بُرا آدمی بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر بھٹی کی سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اُس کا دھواں تو پہنچتا ہی ہے۔گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں تربیت پا کر سنتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنّتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔پھر زندگی کی میعاد پا کر اس شان وشوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔آپ بھی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔**دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت، راہِ خدا کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو اپنا معمول بنالیجیے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے" **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:____________ **عمر** ___ **رکن سے مرید یا طالب ہیں**

______ **خط ملنے کا پتا** ________________________

فون نمبر (مع کوڈ): _______ **ای میل ایڈریس** ________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ**

مہینہ / سال:________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا**:___ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ______ **مُنْدَرجہ بالا** ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرمادیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللّٰہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اوراُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ و سلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیرخواہیِ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ کے فُیوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہونے کے لیےان سے بَیعت ہو جایئے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر "مکتبِ مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)" کے پتے پر روانہ فرمادیں، تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

《۱》 نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ 《۲》 ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں 《۳》 الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

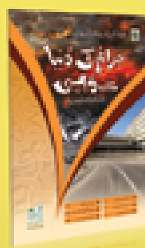
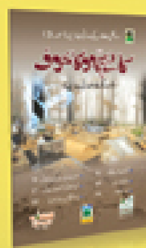
اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

اعتکاف کی مدنی بہاریں

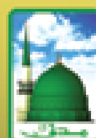
حصہ 4

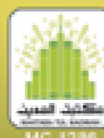
حیرت انگیز گلوکار

عنقریب پیش کیا جائے گا۔





ISBN 978-969-631-379-3
0125104

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net